مانیٹر

پنجاب میں نیشنل ایکشن پلان
برائے انسداد دہشت گردی
پر عملدرآمد

جلد پنجم :
اکتوبر تا دسمبر 2017

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو
ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

خلاصہ

نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کے تین سالوں میں اس کے موثر ہونے پر ریاست اور معاشرے کیلئے غالباً سب سے بڑا سوالیہ نشان فیض آباد دھرنے کی صورت میں سامنے آیا۔[1] حکومت پنجاب کی جانب سے اس طرح کے احتجاج کو صوبے میں آسانی سے راستہ دینا اور دارالحکومت کو یرغمال بنانے میں نیشنل ایکشن پلان اور اس کی روح کے حوالے سے حکومتی عزم کے بارے میں سنجیدہ سوالات اُٹھے۔ پنجاب سے باہر، جس طرح حکومت نے فوج کے فعال تعاون سے دھرنا ختم کروایا، اور ریاست کو ایک جتھے کے مطالبات کے آگے گھٹنے ٹیکنے پڑے، ان سب کے تباہ کن مضمرات ہیں۔ بعدازاں احتجاج کے قائد کے بیانات اور ایسے اقدامات، جیسے ڈی جی رینجرز کی جانب سے دھرنے کے شرکاء میں رقم کی تقسیم، کے نتیجے میں نہ صرف احتجاج کیلئے فوج کی حمایت بلکہ جتھے کے دباؤ کو برداشت کرنے اور نیشنل ایکشن پلان پر موثر عملدرآمد کے حوالے سے ریاست کی اہلیت کے بارے میں سنجیدہ سوالات اٹھے۔ اس طرح نیشنل ایکشن پلان کے کئی نکات کی صریح خلاف ورزی ہوئی بالخصوص اس سے نکتہ نمبر 3 ''عسکری تنظیموں اور مسلح گروہوں کو کام کی اجازت نہیں ہوگی'' کی خلاف ورزی ہوئی کیونکہ احتجاج کرنے والوں نے طاقت کے بل بوتے پر ریاست کو پسپائی پر مجبور کر دیا۔

یہ مانیٹر ان واقعات کے تناظر میں 2017 کی چوتھی سہ ماہی کا احاطہ کرتا ہے۔ اس مانیٹر میں نیشنل ایکشن پلان پر تیسری سہ ماہی (جولائی 2017 تا ستمبر 2017) میں ہونے والی عملدرآمد کے جائزے کو بطور بنیاد استعمال کیا گیا ہے تاکہ نیشنل ایکشن پلان پر اکتوبر تا دسمبر 2017 کے دوران عملدرآمد کا جائزہ لیا جا سکے۔

نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد پر یہ پانچواں مانیٹر ہے، اس سے قبل درج ذیل مانیٹر پیش کئے جا چکے ہیں:

۱۔ نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد پر پہلا مانیٹر جو جنوری 2015 تا دسمبر 2016 کے دو سالوں کا احاطہ کرتا ہے۔

۲۔ نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد پر دوسرا سہ ماہی مانیٹر جو 2017 کی پہلی سہ ماہی کا احاطہ کرتا ہے (جنوری 2017 تا مارچ 2017)۔

۳۔ نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد پر تیسرا سہ ماہی مانیٹر جو 2017 کی دوسری سہ ماہی کا احاطہ کرتا ہے (اپریل 2017 تا جون 2017)۔

۴۔ نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد پر چوتھا سہ ماہی مانیٹر جو 2017 کی تیسری سہ ماہی کا احاطہ کرتا ہے (جولائی 2017 تا ستمبر 2017)۔

جدول 1: جائزے کا ٹریفک لائٹ طریق کار

1	سبز: عملدرآمد اچھا رہا۔ کچھ بہتری درکار ہے۔ (اچھی پیش رفت)	G
2	سبز امبر: عملدرآمد نسبتاً اچھا رہا۔ بہتری لائی جانی چاہیے۔ (تسلی بخش پیش رفت)	G A
3	امبر سرخ: عملدرآمد نسبتاً کمزور رہا۔ اہم اصلاحات کی جانی چاہئیں (کسی حد تک غیر تسلی بخش پیش رفت)	A R
4	سرخ: عملدرآمد مجموعی طور پر کمزور رہا۔ فوری اور بڑی تبدیلیاں لانا ہوں گی۔ (غیر تسلی بخش پیش رفت)	R

پلڈاٹ کی جانب سے نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کے جائزے کا مقصد اس بات کی ضرورت پر روشنی ڈالنا ہے کہ حکومتوں کو وقتاً فوقتاً نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کی صورتحال سے عوام کو آگاہ رکھنا چاہیے۔ علاوہ ازیں، پلڈاٹ کا یہ بھی ماننا ہے کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں اور ان کی سٹینڈنگ کمیٹیوں کو چاہیے کہ حکومت سے باقاعدگی سے رپورٹیں طلب کریں تا کہ وہ پارلیمانی نگران کا اپنا فریضہ موثر طریقے سے سرانجام دے سکیں۔

اس سہ ماہی میں نیشنل ایکشن پلان کے تین نکات پر عملدرآمد کی صورتحال میں تنزلی آئی۔ ان میں نکتہ نمبر 3 (عسکری تنظیموں اور مسلح گروہوں کو ملک میں کاروائیاں کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی)، نکتہ نمبر 9 (مذہبی منافرت کے خلاف موثر کارروائی)، نکتہ نمبر 15 (پنجاب میں عسکریت پسندی کے لئے مکمل عدم برداشت) شامل ہیں۔

نیشنل ایکشن پلان کے 10 نکات پر عملدرآمد میں گزشتہ سہ ماہی کی نسبت کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ ان میں درج ذیل شامل ہیں:

۱۔ نکتہ نمبر 5: انتہا پسندانہ، فرقہ وارانہ اور عدم برداشت کے نفرت انگیز مواد کو فروغ دینے والے لٹریچر، اخبارات اور رسالوں کے خلاف سخت کارروائی
۲۔ نکتہ نمبر 6: دہشت گردوں اور دہشت گرد تنظیموں کی مالی معاونت کو روکنا
۳۔ نکتہ نمبر 7: کالعدم تنظیموں کو دوبارہ نمودار ہونے سے روکنے کو یقینی بنانا
۴۔ نکتہ نمبر 8: انسداد دہشت گردی کی ایک خصوصی فورس کا قیام اور تعیناتی
۵۔ نکتہ نمبر 10: دینی مدارس کی رجسٹریشن اور انضباط
۶۔ نکتہ نمبر 11: پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے دہشت گردوں اور دہشت گرد تنظیموں کی مداح سرائی پر پابندی
۷۔ نکتہ نمبر 13: دہشت گردوں کے مواصلاتی نظام کا مکمل صفایا کیا جائے گا
۸۔ نکتہ نمبر 14: دہشت گردی کیلئے سوشل میڈیا کے غلط استعمال کے خلاف اقدامات
۹۔ نکتہ نمبر 18: فرقہ واریت پھیلانے والے عناصر سے سختی سے نمٹا جائے گا
۱۰۔ نکتہ نمبر 20: فوجداری نظام انصاف میں بہتری

گزشتہ سہ ماہی کی طرح اس بار بھی پلڈاٹ ناکافی اعداد و شمار کی وجہ سے نیشنل ایکشن پلان کے دو نکات پر عملدرآمد کی صورتحال کا جائزہ پیش نہیں کر رہا ہے۔ ان میں نکتہ نمبر 1 (سزا یافتہ دہشت گردوں کی سزائے موت پر عملدرآمد) اور نکتہ نمبر 2 (فوج کی زیرنگرانی خصوصی عدالتوں کا قیام۔ ان عدالتوں کی مدت دو سال ہوگی) شامل ہیں۔

ایک نکتہ جسے مسلسل سبز رنگ مل رہا ہے وہ نکتہ نمبر 8 (ایک خصوصی کاؤنٹر ٹیررزم فورس کا قیام اور تعیناتی) ہے۔ اس نکتے پر عملدرآمد میں تسلسل ہے کیونکہ انسداد دہشت گردی فورس کی تعداد اور انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کی صورتحال گزشتہ سہ ماہی جیسی ہی ہے۔

باکس 1: پنجاب میں نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد

نیشنل ایکشن پلان کے 20 میں سے 15 نکات پنجاب سے متعلق ہیں۔ اگرچہ پلڈاٹ نے تمام صوبائی حکومتوں اور وفاق حکومت سے اعداد وشمار مانگے تھے' تاہم حکومت پنجاب' بالخصوص محکمہ انسداد دہشت گردی پنجاب اس بات پر ستائش وتحسین کا حقدار ہے کہ اس نے شفافیت اور عوامی رسائی کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے نہ صرف پہلے دو سالوں 2015-2016 اور سال 2017 کی پہلی' دوسری' تیسری اور چوتھی سہ ماہی کے لئے بھی اعداد وشمار فراہم کئے۔ پلڈاٹ کو پاکستان بھر میں نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کے منی برحقیقت تقابلی جائزے کے لئے وفاقی حکومت کے ساتھ ساتھ دیگر 3 صوبوں سے اعداد وشمار کا انتظار ہے' تاکہ ہم پاکستان بھر میں نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کا مبنی برحقیقت تقابلی جائزہ پیش کرسکیں' تاہم شہریوں کی جانب سے جانچ اور جائزے کے لئے نیشنل ایکشن پلان پر پنجاب کی کارکردگی کے بارے میں معلومات فراہم کرنے پر حکومت پنجاب اور محکمہ انسداد دہشت گردی پنجاب کے مشکور ہیں۔ علاوہ ازیں' ہماری ایک بار پھر گزارش ہے کہ وفاقی حکومت کو ہر صوبے کی جانب سے نیشنل ایکشن پلان پر پیش رفت یا اس میں کسی کوتاہی کے حوالے سے نکتہ وار اعداد وشمار مرتب کرنے چاہئیں اور انہیں وقتاً فوقتاً عوام کے لئے شائع کرنا چاہیے۔

جدول 2: نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کی صورت حال: اپریل تا جون 2017

نمبر شمار	نکتہ	عملدرآمد کی صورت حال جنوری 2015 تا دسمبر 2016	عملدرآمد کی صورت حال جنوری 2017 تا مارچ 2017	عملدرآمد کی صورت حال اپریل 2017 تا جون 2017	عملدرآمد کی صورت حال جولائی 2017 تا ستمبر 2017	عملدرآمد کی صورت حال اکتوبر 2017 تا دسمبر 2017
1	سزا یافتہ دہشت گردوں کی سزائے موت پر عملدرآمد	A R	A R	ناکافی معلومات کی وجہ سے جائزہ نہیں لیا جاسکا	ناکافی معلومات کی وجہ سے جائزہ نہیں لیا جاسکا	ناکافی معلومات کی وجہ سے جائزہ نہیں لیا جاسکا
2	فوج کی زیر نگرانی خصوصی عدالتوں کا قیام۔ ان عدالتوں کی مدت دو سال ہوگی	R	R	ناکافی معلومات کی وجہ سے جائزہ نہیں لیا جاسکا	ناکافی معلومات کی وجہ سے جائزہ نہیں لیا جاسکا	ناکافی معلومات کی وجہ سے جائزہ نہیں لیا جاسکا
3	عسکری تنظیموں اور مسلح گروپوں کو ملک میں کارروائیاں کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی	A R	G A	G A	G A	A R
4	انسداد دہشت گردی کے ادارے نیکٹا کو مستحکم بنایا جائے گا	وفاق سے متعلق؛ اس مانیٹر میں شامل نہیں کیا گیا				

5	نفرت انگیز، انتہا پسندانہ، فرقہ ورانہ اور عدم برداشت کے مواد کو فروغ دینے والے لٹریچر، اخبارات اور رسالوں کے خلاف سخت کارروائی	A R	A R	G A	G A	G A
6	دہشت گردوں اور دہشت گرد تنظیموں کی مالی معاونت روکنا	R	A R	A R	G A	G A
7	کالعدم تنظیموں کو دوبارہ نمودار ہونے سے روکنے کو یقینی بنانا	R	A R	G A	A R	A R
8	ایک خصوصی کاؤنٹر ٹیررزم فورس کا قیام اور تعیناتی	G	G	G	G	G
9	مذہبی منافرت کے خلاف موثر کارروائی	A R	G A	G A	G A	A R
10	دینی مدارس کی رجسٹریشن اور انضباط	A R	G A	G A	G A	G A
11	پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے دہشت گردوں اور دہشت گرد تنظیموں کی مدح سرائی پر پابندی	A R	A R	A R	G A	G A
12	فاٹا میں انتظامی و ترقیاتی اصلاحات، جس میں آئی ڈی پیز (بے گھر افراد) کی واپسی پر فوری توجہ دی جائے گی	وفاق سے متعلق؛ اس مانیٹر میں شامل نہیں کیا گیا				
13	دہشتگردوں کے مواصلاتی نظام کا مکمل صفایا کیا جائے گا	G	G	G	G A	G A
14	دہشت گردی کیلئے سوشل میڈیا کے غلط استعمال کے خلاف اقدامات	A R	G A	A R	A R	A R
15	پنجاب میں عسکریت پسندی کیلئے مکمل عدم برداشت	G A	G	G	G A	A R
16	کراچی میں جاری آپریشن کو منطقی انجام تک پہنچایا جائے گا	پنجاب سے متعلق نہیں، اس لئے اس مانیٹر میں شامل نہیں کیا گیا ہے				

17	بلوچستان حکومت کو تمام سٹیک ہولڈرز کی مکمل ملکیت کے ساتھ سیاسی مفاہمت کا مکمل اختیار دینا	پنجاب سے متعلق نہیں، اس لئے اس مانیٹر میں شامل نہیں کیا گیا ہے				
18	فرقہ واریت پھیلانے والے عناصر سے سختی سے نمٹا جائے گا	G A	G A	G A	G A	G A
19	افغان پناہ گزینوں کے حوالے سے جامع پالیسی وضع کی جائے گی جس کا آغاز تمام پناہ گزینوں کی رجسٹریشن سے ہوگا	پنجاب سے متعلق نہیں، اس لئے اس مانیٹر میں شامل نہیں کیا گیا ہے				
20	فوجداری نظام انصاف میں اصلاحات	R	R	R	R	R

نیشنل ایکشن پلان نکتہ 1: سزایافتہ دہشت گردوں کی سزائے موت پر عملدر آمد

انسداد دہشت گردی کی ایک عدالت نے کالعدم تنظیم' بلوچستان لبریشن آرمی کے تین عسکریت پسندوں کو سال 2017 میں رحیم یار خان میں آباد پور کے نزدیک گیس پائپ لائن دھماکے میں 4 لوگوں کو ہلاک کرنے پر سزائے موت سنائی۔ ان عسکریت پسندوں کے نام محمد رمضان' میاوا اور مہر دین ہیں۔[2]

پنجاب میں دہشت گردی کے الزام میں سزائے موت کے منتظر قیدیوں کی کل تعداد کے بارے میں معلومات دستیاب نہیں ہیں' جس کی وجہ سے اس نکتے پر عملدر آمد کی صورتحال کا موثر جائزہ نہیں لیا جاسکتا۔

نیشنل ایکشن پلان نکتہ 2: فوج کی زیرنگرانی خصوصی عدالتوں کا قیام: عدالتوں کی مدت دوسال ہوگی

جیسا کہ گزشتہ مانیٹرز میں بیان کیا گیا' فوجی عدالتوں کی کارکردگی وفاقی معاملہ ہے۔ تاہم' صوبائی اور وفاقی دونوں حکومتیں فوجی عدالتوں کو مقدمات بھیج سکتی ہیں۔

یہ عمل اگرچہ پیچیدہ ہے کیونکہ فوجی عدالتوں میں سماعت کے لئے صرف ان معاملات پر غور کیا جاتا ہے جن میں فوجی تنصیبات یا فوجی اہلکاران کو نشانہ بنایا گیا ہو۔

10۔ نومبر 2017 کو حکومت پاکستان نے 29 مقدمات فوجی عدالتوں کو بھجوائے۔ کہا جاتا ہے کہ آرمی چیف نے وزیراعظم کے نام ایک خط میں تحریر کیا کہ جنوری 2017 کے بعد سے فوجی عدالتوں کو کوئی مقدمہ نہیں بھیجا گیا ہے۔[3] اس کے نتیجے میں وفاقی کابینہ نے فوجی عدالتوں کو بھیجے جانے کیلئے 29 مقدمات کی منظوری دی۔ وفاقی وزیر داخلہ جناب احسن اقبال نے بھی میڈیا کو بتایا کہ 80 مزید مقدمات کیلئے کابینہ کی منظوری زیرالتواء ہے اور ''اس کے بعد وزارت داخلہ کے پاس کوئی اور مقدمہ زیرالتواء نہیں رہے گا۔''[4]

جنوری 2015 میں فوجی عدالتوں کا قیام اس وقت عمل میں آیا جب پارلیمان نے پشاور سانحہ کے بعد 21ویں آئینی ترمیم کی منظوری دی (جس کی مدت دوسال رکھی گئی جسے بعد میں جنوری 2017 میں دوسال کی توسیع دی گئی)۔ اب تک وفاقی اور صوبائی حکومتیں نظام عدل میں ایسی اصلاحات کرنے میں ناکام رہی ہیں کہ دہشت گردی کے مقدمات نمٹانے کیلئے فوجی عدالتوں کی ضرورت باقی نہ رہے۔ اگر حکومتیں' وقت پر فوجی عدالتوں کو مقدمات بھیجنے میں ناکام ہیں اور آرمی چیف کو انہیں یہ بات یاد کرانا پڑ رہی ہے تو اس سے حکومت کی اہلیت کی قابل افسوس صورتحال کا پتہ چلتا ہے۔

اگرچہ پلڈاٹ نے بار بار آئی ایس پی آر سے وفاقی اور صوبائی حکومت کی جانب سے فوجی عدالتوں کو بھجوائے جانے والے مقدمات کی تفصیل دینے کی درخواست کی ہے لیکن آئی ایس پی آر کی جانب سے یہ معلومات فراہم نہیں کی گئیں تاکہ ان کی مدد سے نیشنل ایکشن پلان کے نکتہ نمبر 1 اور نکتہ نمبر 2 کا جائزہ لیا جاسکے۔ وفاقی حکومت' نیشنل ایکشن پلان پر عملدر آمد کی پراگریس رپورٹ وقتاً فوقتاً تیار اور جاری کر کے اچھا اقدام کر سکتی ہے۔

نیشنل ایکشن پلان نکتہ 3: عسکری تنظیموں اور مسلح گروہوں کو ملک میں کاروائیاں کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی

اگرچہ اس سہ ماہی میں محکمہ انسداد دہشت گردی پنجاب کی جانب سے گرفتاریوں کی تعداد گزشتہ سہ ماہی کی تعداد 54 کے مقابلے میں 52 رہی تاہم اس سہ ماہی میں سزاؤں کی تعداد 58 رہی جو گزشتہ سہ ماہی کی نسبت 41 فیصد زیادہ ہے۔

جیسا کہ گزشتہ سہ ماہی میں کہا گیا تھا کہ وہ مقدمات جو تین سال سے چل رہے تھے اب اپنے اختتام کو پہنچ رہے ہیں لہٰذا سزاؤں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

یاددہانی کیلئے عرض ہے کہ جنوری 2015 سے دسمبر 2016 تک گرفتاریوں کی کل تعداد 1016 تھی اور سزاؤں کی کل تعداد 313 تھی۔ لہٰذا اس پورے عرصہ میں سزاؤں کی شرح 30.8 فیصد ہے۔

ملکی سطح پر دہشت گردی کے تین حملے ہوئے؛ دو خیبر پختونخواہ میں اور ایک بلوچستان میں' جن میں 40 افراد ہلاک ہوئے اور 67 زخمی ہوئے۔ جبکہ دیگر صوبوں میں محکمہ انسداد دہشت گردی نے 3 افراد کو گرفتار کیا اور مختلف آپریشنز میں 8 عسکریت پسندوں کو ہلاک کیا۔

نیشنل ایکشن پلان کے اس نکتے پر عملدر آمد میں اتنی زیادہ کمی کی وجہ فیض آباد دھرنا ہے[5] جو اس نکتے پر عملدر آمد کے موثر ہونے پر سوالات اٹھاتا ہے۔

G A → A R

نیشنل ایکشن پلان نکتہ 4: انسداد دہشت گردی کے ادارے نیکٹا کو مستحکم کیا جائے گا

یہ نکتہ وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار سے متعلق ہے، لہذا اس مانیٹر میں اسے شامل نہیں کیا جا رہا ہے۔

نیشنل ایکشن پلان نکتہ 5: انتہا پسندانہ، فرقہ وارانہ اور عدم برداشت کے نفرت انگیز مواد کو فروغ دینے والے لٹریچر، اخبارات اور رسالوں کے خلاف سخت کارروائی

اس سہ ماہی میں اس نکتے کے تحت کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی اور نہ کوئی مقدمہ ہی درج کیا گیا۔ سزاؤں کی تعداد میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

علامہ اشرف آصف جلالی اور دیگر مذہبی جماعتوں کی جانب سے لاہور کے فیصل چوک میں تحریک صراط مستقیم نے دھرنا کیمپ لگایا۔ احمدیہ فرقے کے خلاف دیواروں اور سٹی ٹریفک پولیس کے بوتھ پر کئی نعرے درج کئے گئے۔[6]

A R ← G A

نیشنل ایکشن پلان نکتہ 6: دہشت گردوں اور دہشت گرد تنظیموں کی مالی معاونت کو روکنا

دہشت گردوں کی مالی معاونت پر گرفتاریوں کی تعداد گزشتہ سہ ماہی کے صفر کے مقابلے میں اس سہ ماہی میں ایک ہوگئی۔ درج مقدمات کی تعداد بھی گزشتہ سہ ماہی کے صفر کے مقابلے میں اس سہ ماہی میں ایک رہی۔ کوئی سزا نہیں سنائی گئی لہذا سزاؤں کی شرح صفر رہی۔ کچھ گزشتہ مقدمات ابھی تک زیر سماعت ہیں۔

دہشت گردوں کی مالی معاونت کی نگرانی کرنے والے بین الاقوامی ادارے فنانشل ایکشن ٹاسک فورس کی جانب سے بین الاقوامی دباؤ کے باوجود کہ پاکستان نے جماعت الدعوۃ، جیش محمد اور اس کے حواریوں کی مالی معاونت کے وسائل مسدود کر دیئے ہیں، اس معاملے پر بہت کم پیش رفت ہو سکی۔ حالیہ بین الاقوامی دباؤ کی وجہ سے ہی پاکستان نے متعدد اقدامات اٹھائے ہیں جن میں لشکر طیبہ، جیش محمد، جماعت الدعوۃ اور فلاح انسانیت فاؤنڈیشن پر پابندی شامل ہے۔

مجموعی طور پر اس نکتے میں بہتری کی بہت گنجائش موجود ہے۔

G A

نیشنل ایکشن پلان نکتہ 7: کالعدم تنظیموں کو دوبارہ نمودار ہونے سے روکنے کو یقینی بنانا

اگر چہ ناکافی شہادت کی وجہ سے عدالتی حکم پر حافظ محمد سعید کو 23۔نومبر 2017 کو رہا کر دیا گیا، تاہم اس سہ ماہی میں کسی کالعدم تنظیم کے نئے نام سے سامنے آنے کا کوئی معاملہ رپورٹ نہیں ہوا۔

پاکستان، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد کے باوجود جماعت الدعوۃ، جیش محمد اور اس کے حواریوں پر پابندی لگانے میں لعیت ولعل سے کام لیتا رہا ہے۔ بہر حال اب اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی جانب سے ناپسندیدگی کے اظہار کے بعد اس معاملے پر کارروائی کا آغاز ہو چکا ہے۔

اس نکتے پر حکومت اور ریاستی اداروں کے مابین ہم آہنگی نہ ہونا اس پر موثر عملدرآمد میں بڑی رکاوٹ رہی ہے۔ لہذا اس پر عملدرآمد کے لئے فوری اور جامع نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

A R

نیشنل ایکشن پلان نکتہ 8: ایک خصوصی انسداد دہشت گردی فورس کا قیام اور تعیناتی

نیشنل ایکشن پلان کے اس نکتے پر عملدرآمد میں تسلسل ہے کیونکہ انسداد دہشت گردی فورس کی تعداد اور انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ گزشتہ سہ ماہی جیسے ہیں۔

اس سہ ماہی میں دہشت گردی کے 37 خطروں کو ناکام بنایا گیا جبکہ گزشتہ سہ ماہی میں ان کی تعداد 39 تھی یعنی 5.13 فیصد کمی ہوئی۔ محکمہ انسداد دہشت گردی نے 52 ممکنہ دہشت گردوں کو گرفتار کیا جو گزشتہ سہ ماہی سے 7.14 فیصد کم ہے۔

مجموعی طور پر خطرات کی تعداد میں کمی سے پتہ چلتا ہے کہ اس نکتے پر پنجاب میں صورتحال میں بہتری آ رہی ہے۔

G

نیشنل ایکشن پلان نکتہ 9: مذہبی منافرت کے خلاف موثر کارروائی

چونکہ اس سہ ماہی میں پنجاب میں مذہبی منافرت کا کوئی واقعہ رپورٹ نہیں ہوا لہذا کوئی گرفتاری بھی عمل میں نہیں آئی اور مقدمہ بھی درج نہیں کیا گیا اور نہ سزائیں ہی ہوئیں۔

اس نکتے کی صریح خلاف ورزی فیض آباد دھرنے کی صورت میں نظر آئی جس میں کھلے عام اور دھمکی آمیز انداز میں مذہبی اقلیتوں کو نشانہ بنایا گیا اور ریاست کی جانب سے جتھے کی تعریف سے اس نکتے پر عملدرآمد بری طرح متاثر ہوا۔

علاوہ ازیں، اس نکتے اور متعلقہ قوانین کی سرعام خلاف ورزی کرتے ہوئے لاہور اور صوبے کے دیگر حصوں میں بہت سی دکانوں اور مارکیٹوں میں احمدیوں کے خلاف نوٹس اور بینرز آویزاں کیے گئے کہ احمدی افراد ان دکانوں یا اداروں میں داخل نہیں ہو سکتے یا کام نہیں کر سکتے۔

A R ⬅ G A

نیشنل ایکشن پلان نکتہ 10: دینی مدارس کی رجسٹریشن اور انضباط

محکمہ انسداد دہشت گردی پنجاب کے اعداد و شمار کے مطابق، اس سہ ماہی میں کوئی نیا مدرسہ قائم نہیں ہوا۔ گزشتہ سہ ماہی میں رجسٹریشن کی 80 درخواستوں کے مقابلے میں اس سہ ماہی میں 206 درخواستیں موصول ہوئیں۔ محکمہ انسداد دہشت گردی پنجاب نے ان 206 درخواستوں میں سے صرف 12 کو این او سی جاری کیا۔

G A

نیشنل ایکشن پلان نکتہ 11: پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے دہشت گردوں اور دہشت گرد تنظیموں کی مداح سرائی پر پابندی:

نیشنل ایکشن پلان کا یہ نکتہ بنیادی طور پر وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں آتا ہے کیونکہ پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی وہ ادارہ ہے جو الیکٹرانک میڈیا کے انضباط کا ذمہ دار ہے۔

محکمہ انسداد دہشت گردی پنجاب کی جانب سے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق اس سہ ماہی میں ایک گرفتاری عمل میں آئی جبکہ گزشتہ سہ ماہی میں یہ تعداد 4 تھی۔ اس سہ ماہی میں صرف ایک مقدمہ درج ہوا جبکہ گزشتہ سہ ماہی میں 3 مقدمات درج ہوئے تھے۔ گزشتہ سہ ماہیوں میں کوئی سزا نہیں دی گئی تھی جبکہ اس سہ ماہی میں 8 مقدمات میں سزائیں دی گئیں۔

اس نکتے پر عمل درآمد میں تسلسل ہے کیونکہ دہشت گردوں اور دہشت گرد تنظیموں کو کوئی ایئر ٹائم نہیں دیا گیا۔

G A

نیشنل ایکشن پلان نکتہ 12: فاٹا میں انتظامی وترقیاتی اصلاحات، جس میں آئی ڈی پیز (بے گھر افراد) کی واپسی پر فوری توجہ دی جائے گی

یہ نکتہ وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار سے متعلق ہے، لہذا اس مانیٹر میں اسے شامل نہیں کیا گیا ہے۔

نیشنل ایکشن پلان نکتہ 13: دہشت گردوں کے مواصلاتی نظام کا مکمل صفایا کیا جائے گا

مواصلاتی نیٹ ورکس کی تعریف میں ایسی کوئی چیز، جس میں کسی تنظیم کے اصل سیل سے لے کر ان کی الیکٹرانک مواصلات، ریڈیو چینلز اور مواصلات کے پوشیدہ ذرائع شامل ہیں۔

اگرچہ محکمہ انسداد دہشت گردی ان نیٹ ورکس کی نگرانی کرتا ہے تاہم دیگر ایجنسیاں مثلاً ایف آئی اے اور نیکٹا بھی اس نکتے پر عملدرآمد کی ذمہ دار ہیں۔

گزشتہ سہ ماہی میں لاہور میں ایک دہشت گرد حملہ ہوا جس کی وجہ سے یہ کہا گیا کہ صوبے میں دہشت گردوں کے نیٹ ورکس اب بھی متحرک ہیں۔ تاہم اس سہ ماہی میں کوئی دہشت گرد حملہ نہیں ہوا۔

G A

نیشنل ایکشن پلان نکتہ 14: دہشت گردی کیلئے سوشل میڈیا کے غلط استعمال کے خلاف اقدامات

اہم بات یہ ہے کہ اگر چہ سوشل میڈیا' دہشت گرد تنظیموں کو ان کے کام کے مختلف پہلوؤں میں ایک آسان ذریعہ فراہم کرتا ہے تاہم یہ انسداد دہشت گردی فورس کی جانب سے نگرانی کے لئے ایک موثر وسیلہ بھی ہے۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے بشمول محکمہ جات انسداد دہشت گردی مختلف سوشل میڈیا اکاؤنٹس اور صفحات نیز ان اکاؤنٹس کو فالو کرنے والے افراد پر نظر رکھ سکتے ہیں اور اس طرح بہت مفید خفیہ معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے زیر مشاہدہ ہر معاملہ ہمیشہ مقدمے پر منتج نہیں ہوتا۔

اس سہ ماہی میں 2 گرفتاریاں ہوئیں اور 2 مقدمات درج ہوئے جبکہ گزشتہ سہ ماہی میں کوئی گرفتاری نہیں ہوئی اور نہ کوئی مقدمہ ہی درج ہوا۔ اس سہ ماہی میں نیشنل ایکشن پلان کے اس نکتے پر سزاؤں کی شرح صفر فیصد رہی۔

وفاقی وزیر داخلہ جناب احسن اقبال کے مطابق سوشل میڈیا وہ پلیٹ فارم ہے جسے دہشت گرد تنظیمیں بطور ذریعہ مواصلات استعمال کرتی ہیں اس لئے تمام سوشل میڈیا ویب سائٹس کی نگرانی اور بغور جائزہ ہونا چاہیے۔ ان کے مطابق پاکستان کے عوام کو سوشل میڈیا پر جھوٹی خبروں کے ذریعے بہکایا جاتا ہے۔ لہذا انہوں نے ایف آئی اے کے سائبر کرائم ڈویژن کو حکم دیا ہے کہ وہ ایسی سرگرمیوں پر نظر رکھیں لیکن کارروائی ان افراد کے خلاف کی گئی جنہوں نے حکومت یا ریاستی اداروں کے خلاف بات کی۔ دہشت گردی کیلئے سوشل میڈیا کے غلط استعمال کے حوالے سے کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

فیض آباد دھرنے کے دوران نیوز چینلز' فیس بک اور یو ٹیوب کو بند کر دیا گیا کیونکہ پیمرا ''غیر معمولی حساس نوعیت'' کے باعث فیض آباد دھرنے کی براہ راست کوریج کو آن ایئر نہیں کرنا چاہتا تھا۔[7]

علاوہ ازیں' جیسا کہ گزشتہ سہ ماہی میں کہا گیا تھا کہ سوشل میڈیا اکاؤنٹس / سرگرمیوں پر پابندی ہمیشہ سودمند ثابت نہیں ہوتی کیونکہ ان کی مدد سے دہشت گردی کے ماسٹر مائنڈ اور ان کے منصوبوں تک رسائی حاصل ہوسکتی ہے۔

A R

نیشنل ایکشن پلان نکتہ 15: پنجاب میں عسکریت پسندی کے لئے مکمل عدم برداشت

2017 کی چوتھی سہ ماہی میں پنجاب میں 52 گرفتاریاں عمل میں آئیں اور عسکریت پسندوں کے خلاف 40 مقدمات درج ہوئے' 58 سزائیں بھی ہوئیں جو گزشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں 59 فیصد اضافہ ہے۔

اس کے علاوہ محکمہ انسداد دہشت گردی نے رپورٹ کیا کہ فیصل آباد میں ایک چیک پوسٹ پر محکمہ انسداد دہشت گردی پر فائرنگ کرنے والے 8 میں سے 4 دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا گیا۔[8] اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ محکمہ انسداد دہشت گردی عسکریت پسند کارروائیوں کیلئے عدم برداشت رکھتا ہے۔

علاوہ ازیں' سرگودھا روڈ پر چوکیاں قائم کی گئیں کیونکہ اطلاعات تھیں کہ عسکریت پسند فیصل آباد میں داخل ہو رہے ہیں۔ محکمہ انسداد دہشت گردی کے مطابق' ان عسکریت پسندوں کا تعلق تحریک طالبان پاکستان سے ہے اور وہ فیصل آباد میں دہشت گرد حملے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔

اس نکتے کے حوالے سے مشکلات میں سے ایک یہ ہے کہ ''عسکریت پسندی'' کی تعریف کیا ہے۔ عسکریت پسندی کی تعریف اس طرح کی جاسکتی ہے کہ کسی کو کوئی کام کرنے پر مجبور کرنا۔ مثال کے طور پر یہ کہ جناب خادم حسین رضوی نے یہ شرط رکھی کہ پنجاب کے وزیر قانون' رانا ثناء اللہ خان' علماء کے سامنے پیش ہو کر احمدیوں کے بارے میں اپنے بیان کی وضاحت پیش کریں اور علماء کا بورڈ' پنجاب کے وزیر قانون کی قسمت کا فیصلہ کرے گا۔[9] علاوہ ازیں' فیض آباد دھرنے کے حوالے سے' مطالبات تسلیم کئے گئے' جیسے کہ توہین رسالت کے مقدمات کے اندراج میں آسانی' جس سے افراد کی انتخاب کی آزادی محدود ہو جائے گی۔ کسی فرد کی آزادی کو محدود کرنے سے افراد کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ ایسی چیزیں کرے جو اس کی مرضی کے خلاف ہوں' اسے بھی عسکریت پسند کا اقدام کہا جا سکتا ہے۔

اگر چہ عسکریت پسند منصوبوں کو ختم کر دینے سے اس نکتے پر بہتری نظر آتی ہے لیکن کچھ گروہوں کے مطالبات پر زبردستی عملدرآمد کروانے سے پتہ چلتا ہے کہ پنجاب میں اب بھی عسکریت پسندی موجود ہے۔

A R ← G A

نیشنل ایکشن پلان نکتہ 16: کراچی میں جاری آپریشن کو منطقی انجام تک پہنچایا جائے گا

یہ نکتہ وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار کار سے متعلق ہے' لہذا اسے اس مانیٹر میں شامل نہیں کیا جا رہا۔

نیشنل ایکشن پلان نکتہ 17: بلوچستان حکومت کو تمام سٹیک ہولڈرز کی مکمل ملکیت کے ساتھ سیاسی مفاہمت کا مکمل اختیار دینا

یہ نکتہ وفاقی حکومت اور حکومت بلوچستان کے دائرہ اختیار سے متعلق ہے' لہذا اسے اس مانیٹر میں شامل نہیں کیا جا رہا۔

نیشنل ایکشن پلان نکتہ 18: فرقہ واریت پھیلانے والے عناصر سے سختی سے نمٹا جائے گا

اس سہ ماہی میں پنجاب میں فرقہ ورانہ تشدد کا کوئی واقعہ رپورٹ نہیں ہوا' نہ گرفتاریاں ہوئیں اور نہ مقدمات ہی درج ہوئے۔ اس نکتے پر عملدرآمد کی صورتحال میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

G A

نیشنل ایکشن پلان نکتہ 19: افغان پناہ گزینوں کے حوالے سے جامع پالیسی وضع کی جائے گی جس کا آغاز تمام پناہ گزینوں کی رجسٹریشن سے ہوگا

یہ نکتہ وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار سے متعلق ہے' لہذا اسے اس مانیٹر میں شامل نہیں کیا جا رہا۔

نیشنل ایکشن پلان نکتہ 20: فوجداری نظام انصاف میں بہتری

وفاقی وزیر داخلہ جناب احسن اقبال نے 20۔دسمبر 2017 کو نیکٹا کے اہلکاران سے ملاقات کی۔ انہوں نے زور دیا کہ نیکٹا کو پاکستان میں فوجداری نظام انصاف پر عملدرآمد کو یقینی بنانا چاہیے۔[10] اب سپریم کورٹ نے بھی نظام انصاف میں اصلاحات پر زور دینا شروع کر دیا ہے جن میں ارکان پارلیمان سے قوانین پر نظرثانی کا مطالبہ شامل ہے۔[11]

R

حوالہ جات

1۔ تفصیلات کے لئے پلڈاٹ کا سول ملٹری تعلقات پر نومبر 2017 کا مانیٹر ملاحظہ فرمائیے:

http://www.pildat.org/eventsdel.asp?detid=957#heading3

2۔ 'پائپ لائن دھماکے میں ملوث بلوچستان لبریشن آرمی کے تین عسکریت پسندوں کو سزائے موت'؛ روزنامہ پاکستان' 11 نومبر 2017'؛ ملاحظہ فرمائیے:

https://en.dailypakistan.com.pk/pakistan/three-bla-militants-handed-death-sentence-in-pipeline-blast-case/

3۔ 'دہشت گردے کے 29 مقدمات فوجی عدالتوں کو بھیجے جانے کی منظوری دے دی گئی' احسن اقبال'؛ ڈان' 4 نومبر 2017:

https://www.dawn.com/news/1368211

4۔ تفصیلات کے لئے پلڈاٹ کا سول ملٹری تعلقات پر نومبر 2017 کا مانیٹر ملاحظہ فرمائیے:

http://www.pildat.org/eventsdel.asp?detid=957#heading3

5۔ فیض آباد دھرنے کے بارے میں پلڈاٹ کے موقف کے لئے پلڈاٹ کا سول ملٹری تعلقات پر نومبر 2017 کا مانیٹر ملاحظہ فرمائیے:

http://www.pildat.org/eventsdel.asp?detid=957#heading1

6۔ 'احمدیوں نے ملکی سلامتی کو یقینی بنانے کے لئے اپنے خلاف مہم ختم کرنے کا مطالبہ کر دیا' پاکستان ٹوڈے' 29 نومبر 2017: ملاحظہ فرمائیے:

https://www.pakistantoday.com.pk/2017/11/29/ahmadis-demand-end-to-campaign-against-them-to-ensure-countrys-security/

7۔ 'سوشل میڈیا کو مادر پدر آزادی حاصل نہیں' احسن اقبال کی تنبیہ'؛ ایکسپریس ٹریبون' 25 اکتوبر 2017؛ ملاحظہ فرمائیے:

https://tribune.com.pk/story/1540470/1-no-absolute-freedom-social-media-warns-ahsan-iqbal/

8۔ 'فیصل آباد میں انسداد دہشت گردی کے آپریشن میں چار دہشت گرد ہلاک'؛ ایکسپریس ٹریبون' 28 نومبر 2017؛ ملاحظہ فرمائیے:

https://tribune.com.pk/story/1568143/1-four-terrorists-killed-faisalabad-ctd-operation/

9۔ ''حکومت سے اس سے 'کہیں زیادہ' معاملات طے پائے جو عوام کو معلوم ہیں''، رضوی؛ ایکسپریس ٹریبون' 28 نومبر 2017؛ ملاحظہ فرمائیے:

https://tribune.com.pk/story/1570360/1-much-agreed-govt-public-knows-rizvi/

10۔ 'وزیر داخلہ کا نیکٹا کا دورہ' نیکٹا پاکستان' 20 دسمبر 2017؛ ملاحظہ فرمائیے:

https://nacta.gov.pk/visit-of-interior-minister-to-nacta/

11۔ چیف جسٹس کی جانب سے ارکان پارلیمنٹ کو نظام عدل میں اصلاحات لانے کا مشورہ' ڈان' 13 جنوری 2018

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو
ڈویلپمینٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

اسلام آباد آفس: پی، او، باکس 278، F-8، پوسٹل کوڈ: 44220، اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: پی، او، باکس 11098، L.C.C.H.S، پوسٹل کوڈ: 54792، لاہور، پاکستان
ای میل: info@pildat.org ویب: www.pildat.org